

مرتب ہے۔

رات کا وقت ہو، محبوب نے شراب پی رکھتی ہو۔ خدا کرے، وہ یہاں ضرور آئے۔ ساتھ ہی خدا نہ کرے کہ وہ رقیب کو ساتھ لے کر آئے۔

۴۔ **تشریح** : جب میں نے محبوب سے پوچھا کہ رات غیر کی صحبت میں کیا صورت پیش آئی تو دیکھیے، وہ سامنے آ بیٹھا اور بولا : ”دیکھنا، یوں۔“
”دیکھنا کہ یوں“ کے دو مطلب ذہن میں آتے ہیں۔ اول یہ کہ غصے سے عاشق کی طرف دیکھنا۔ مقصد یہ تھا کہ تمہارے لب پر ایسا گستاخانہ سوال نہ آنا چاہیے تھا۔ دوسرے یہ کہ محبوب نے ڈھٹائی اختیار کر لی اور سامنے بیٹھ کر کہا کہ یوں صورت پیش آئی تھی، گویا بے حجابی اور بے تکلفی کی صورت تھی۔

۵۔ **تشریح** : بزم میں محبوب کے روبرو چپ بیٹھے رہنے کے سوا چارہ نہیں، وہ خود چپ بیٹھا ہے اور اس کا مطلب یہی ہے کہ کسی اور کو بھی کچھ نہ بولنا چاہیے۔

۶۔ **لغات**۔ ستم ظریف : وہ شخص، جو ظلم و ستم میں بھی ظرافت کا پہلو نہ چھوڑے۔

تشریح : میں نے محبوب سے کہا کہ آپ نے بزم ناز آراستہ کر رکھی ہے۔ ایسی محفل غیر سے بالکل خالی کرالینی چاہیے۔ یہ سنتے ہی اس ستم ظریف نے مجھے بزم سے اٹھا دیا، پھر پوچھا کہ تمہاری مراد یہ تھی؟
شعر میں ستم ظریفی کا پہلو یہ ہے کہ مرزا نے اپنے آپ کو خویش سمجھتے ہوئے غیر کو اٹھا دینے کی تدبیر کی۔ ظالم محبوب نے خود مرزا ہی کو غیر سمجھ کر اٹھا دیا، ساتھ ہی پوچھا : ”تم یہی چاہتے تھے؟“

۷۔ **تشریح** : جب محبوب نے مجھ سے پوچھا کہ ہوش کس طرح اڑتے ہیں تو مجھ پر بخود ہی کا عالم طاری ہو گیا۔ یہ دیکھتے ہی ہوا چلنے لگی اور اس نے بتایا کہ ہوش یوں اڑتے ہیں۔ یعنی محبوب کا جلوہ دیکھ کر ہوش و حواس